فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ○
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

الافاضات السنیہ

الملقب بہ

فتاوٰی مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰی حضرت قبلہ عالم علامۂ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

Butt

بار ———— چہارم

تعداد ———— ایک ہزار

مقامِ اشاعت ———— گولڑا شریف، ضلع اسلام آباد

مطبع ———— پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور

کاتب ———— خوشی محمد ناصر قادری خُوش رقم تلمیذ پروین رقم

ہدیہ ———— ۷۰ روپے

صفر المظفر ۱۴۱۸ھ مطابق جون ۱۹۹۷ء

Butt

آخری معروض ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے درباره سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا کہ اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ یُصْلِحُ بِهٖ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ[1]۔ آپ بھی چونکہ سید حسنی ہیں۔ فریقین کو تحریر ہذا سُنا کر آپس میں ملا دیں۔ اور ہدایت کریں کہ ایک دُوسرے کو بُرا نہ کہیں اور ایسا ہی عوام کو بھی ۔ ع

این کار از تو آید و مرداں چنیں کُنند

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ از گولڑہ بقلم خود

۳۔ آنحضرتؐ اور عالِمُ الغیب

آپ سے اِستفسار کیا گیا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کو علمِ غیب عطا ہوا اور آپؐ کو عالم الغیب کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟

آپ نے جواباً اِرشاد فرمایا:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو علمِ غیب بحسبِ نصُوص قرآنیہ اور علمِ ماکان و مایکون کا از رُوئے احادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من جانب اللہ عطا ہوا ہے علمِ غیب کلّی اور بالذّات علی سبیل الاستمرار خاصۂ خُدائی ہے عزّ اسمہٗ اور علمِ غیب علیٰ قدر الاعلام و الاعطا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو عطا ہوا ہے اور آپ کو عالم الغیب بعلمِ عطائی وہبی کہا جاسکتا ہے

الملتجی اِلی اللہ المدعو بمہر علی شاہ بقلم خود از گولڑا

۴۔ غیر نبی اور علُومِ غیب

درجوابِ اِستفسار جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب پسر جناب مُلّاں صاحب مانکی علاقہ نوشہرہ ضلع پشاور

مہربانِ من جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب وفقکم اللہ لما تحب وترضیٰ۔ وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ۔ حسب الارشاد تعمیل بعنوان سوال وجواب نمُودہ مے آید۔

سوال

از آیۂ کریمہ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول معلوم مے شود کہ ولی را ہم بوجہ حصُول علمِ بالغیب رسُول گفتن جائز باشد زیرا کہ در آیت اِطلاع علی الغیب منحصر است در رسُول وحصُول علمِ غیب برائے ولی از مسلّماتِ اہلِ سُنّت است ونیز ثابت از کتاب اللہ۔ چنانچہ در سُورۃ قصص درحق مادرِ مُوسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ السّلام منصُوص است انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔

جواب

تشریح وجواب آیۃ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ اھ منحصر درآیتِ مذکورۃ الصدر علیت کہ علم بالغیب علیٰ سبیل القطعیۃ

---

[1] یہ میرا بیٹا سردار ہے۔ اُمیّد ہے کہ اللہ تعالےٰ اِس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صُلح پیدا فرمائے گا۔

باشد بوجہ رفعِ تلبیس و اشتباہ خطا یعنے او سبحانہ وتعالیٰ رسول خود را خواہ ملکی یا بشری اطلاع بر غیب مے بخشد۔ بنہجیکہ اصلاً احتمال خطا و اشتباہ درو نباشد۔ چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ بعد ازیں مے فرماید: فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا یعنی درحق رسول اہتمامِ چوکیداراں و محافظاں از ملائکہ در وقتِ انزالِ آیات نمودہ مے شود۔ کہ از تلبیس وحکم و ہم و غلبہ طبیعت محفوظ و مامون باشد۔ برخلاف اولیاء عرفاء کہ ایں قدر اہتمام بوقت القاء غیب درون اوشاں نمودہ نمی شود لہذا علم رسول حجّت علی الغیر است نہ علم ولی حاصل آنکہ ہمیں قطعیت بر نہج مذکور فارق است درعلمِ رسول وعلم غیر او ولی باشد یا منجّم یا رمّال یا جفّار یا غیر اوشاں از بعض عوام کہ بذریعہ رویاء صادقہ مطلع مے باشند۔ بر وقوعِ امورِ مستقبلہ در تفسیر تیسیر الرحمٰن مے نویسند۔ فلا یظھر ای لا یطلع علی شیئ من غیبہ احدا بر فع التلبیس عنہ من کل وجہ الا خواصہ من ارتضٰی من رسول فانہ یطلعہ علی الغیب ماموناً عن التلبیسات اذیسلک فی ایصال غیبہ الیہ ملک ترصدہ ملائکۃ من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا یحرسہ من تلبیسات الشیطان والولی اذا اطلع علی الغیب فلا یامن ہذہ التلبیسات بہذا الطریق بل بعلامات اخرو کثیرا ما یحتاج الی شواہد الکتاب او السنۃ و انما فعلنا باطلاعہ ذالک لیعلم الرسول ان آے الشان قد ابلغوا اے الملک الحامل للغیب والمترصدون معہ رسالات ربھم من غیر تغییر شیئ منہا من جہۃ الشیطان ولا یتصور من جہتہم لانہ تعالیٰ واحاط بما لدیھم من الطباع والاخلاق کیف لا و قد احصٰی من کل شیئ عددا فیحیط بعدد طبائعھم واخلاقھم ولکن الرسل لا یطلعون علی جمیع الغیوب لیبقی الاختصاص الالٰہی بحالہ فافہم واللہ الموفق والاعلم والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین محمّد وآلہٖ اجمعین ط انتہی۔ اینجا واضح گشتہ کہ از عباد اللہ خاصہ رسولاں علمیست کہ علم بالغیب بر نہج مذکور باشد۔ نہ مطلق علم غیب تا کہ بوجہ انحصار مستفاد از آیتِ مذکورہ ولی را رسول گفتہ شود۔ والا باید کہ منجّم و رمّال و جفّار و صاحب رویائے صادقہ ہمہ رسول باشند و قادیانی را بریں تقدیر یعنی ارادہ مطلق علم بالغیب ہم نصیبے نیست از رسالت چہ غلطی پیشین گوئی ہائے او بر واقفاں پیدا و ہویداست۔ کتاب سیفِ چشتیائی را از صفحہ ۳۲ تا ۴۸ ملاحظہ فرمایند کہ در آں بطور مشت نمونہ از خروار مندرج است۔

ترجمہ:-

سوال

آیۃ کریمہ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدًا الّا من ارتضٰی من رسول سے ثابت ہوتا ہے کہ اطلاع علی الغیب رسول میں منحصر ہے حالانکہ ولی کے لیے حصولِ علمِ غیب تسلیم شدہ امر ہے۔ اور کتاب اللہ سے بھی ثابت ہے جیسا کہ سورۂ قصص میں موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے لیے اس کا ثبوت منصوص ہے۔ اِس صورت میں لازم آتا ہے کہ ولی پر بھی لفظ "رسول" کا اطلاق جائز ہو؟

جواب

آیۃ کریمہ میں علمِ قطعی کی حصر ہے جس میں کسی غلطی اور التباس کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ بعد میں اس کی تصریح ہے فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا الخ یعنی رسول کے لیے نزولِ آیت کے وقت اِس قدر محافظوں کا اہتمام اس لیے ہوتا ہے کہ وہ تلبیسِ ابلیس اور غلبۂ وہم سے محفوظ رہیں۔ بخلاف اولیاء و عرفاء کے کہ ان کے لیے القاء کے وقت اِس قدر اہتمام نہیں کیا جاتا۔ پس رسول کا علم تو حجّت علی الغیر ہوتا ہے لیکن ولی کا نہیں۔ یہی چیز علمِ رسول اور علمِ غیرِ رسول کے

درمیان حدِّ فاصل ہے۔ خواہ غیر نبی ولی ہو یا نجومی، جفّار، رمّال یا عام مومن۔ اَور اُسے سچّے خواب کے ذریعے آئندہ پیش آنے والے واقعات کی اِطلاع دی گئی ہو۔ چنانچہ تفسیر تبصیر الرحمٰن میں اِسی آیت کے ضمن اِس امر کی پُوری تصریح موجُود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تلبیس رفع کر کے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسُول کے۔ بے شک اُسے ایسے غیب پر مطلع فرما دیتا ہے جو ہر قسم کی تلبیس سے محفوظ ہوتا ہے۔ اِس لیے اُس رسُول تک غیب پہنچانے کے لیے فرشتہ وحی کے آگے پیچھے نگہبان مقرر ہوتے ہیں جو تلبیسِ شیطانی سے حفاظت کرتے ہیں۔ اور ولی جب غیب پر مطلع ہوتا ہے تو ان تلبیسات سے مامون نہیں ہوتا البتہ دیگر ذرائع اَور علامات کی وساطت سے اُسے بھی علمِ غیب محفوظ طور پر ہو سکتا ہے اور اکثر اَوقات کتاب و سُنت کے شواہد کی طرف محتاج ہوتا ہے اَور یہ سب کچھ اِس لیے ہے تاکہ رسُول کو علم ہو کہ فرشتۂ وحی اَور دیگر محافظین نے اپنے رب کے پیغامات شیطانی تغیّر کے بغیر اُس تک پہنچا دیئے اَور خود فرشتوں سے تغیر متصور ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے طبائع اَور اخلاق کو احاطہ فرمایا ہوا ہے۔ اِس لیے کہ حق تعالیٰ ہر شئی کی گنتی کو محیط ہے لیکن رُسلِ کرام سب غیوب پر مطلع نہیں ہوتے تاکہ خصُوصیّتِ الٰہیہ برقرار رہے اِس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ خُدا کے بندوں سے رُسلِ کرام کا خاصہ وُہ علم ہے، جو بطریقِ مذکور ہو نہ مُطلق علمِ غیب تاکہ حصرِ مذکور کی بنا پر ولی کو رسُول کہنا جائز ہو جائے ورنہ لازم آئے گا کہ نجومی، رمّال، جفّار اَور سچے خواب دیکھنے والا سب رسُول ہوں (نعوذ باللہ) اَور قادیانی کو تو مُطلق علمِ غیب کی صُورت میں بھی کچھ مشابہت نصیب نہیں کیونکہ اس کی پیشین گوئیوں کی غلطیاں واقفانِ حال پر ظاہر ہیں سیفِ چشتیائی از صـ۳۲ تا صـ۴۸ مُلاحظہ کرنے سے مُشتِ نمونہ از خروار معلوم ہو سکتا ہے۔

۵۔ آنحضرتؐ کا افضل المخلُوقات ہونا

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضُور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر مساجد کی افضلیّت کا اِعتقاد صحیح ہے یا غلط حضرت قبلۂ عالمؒ جواب میں فرماتے ہیں:-

مخلصی فی اللہ مولوی فضل احمد صاحب

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ بوجہ علالتِ طبع بجوابِ مکتُوب توقف ہوا۔ مکرّر ما مسئلۂ افضلیّت میں حق بجانب آپ ہیں۔ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم پر مساجد کی افضلیّت کا معتقد ہے۔ وُہ سراسر لسانِ شریعت و لسانِ حقیقت سے بے بہرہ ہے۔ فقہاؒ و محدّثین و سائر عُلماءِ اسلام کا معتقد بہٖ و مجمع علیہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم افضل المخلُوقات ہیں۔ حتّٰی کہ مساجد و سائر امکنۂ متبرکہ و عرش و کرسی سب سے۔ اَور بحسب لسانِ حقیقت اعیان و اسماء سب ظہُورات ہیں حقیقتِ محمدیہؐ کے بنا بریں علیہ افضلیّت اس کی سائر صفات پر بڑھی صفتِ تکوین ہو یا غیر اِس کا، لہٰذا واعظ صاحب کو بوجہ عدم رسائی مبنی علیہ دُوسرے جُملہ افضلیّت علی القرآن میں بھی جاہل کہنا نامناسب نہیں۔ ھٰذا ما عندی والعلم عند اللہ والحمد للہ اوّلاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً و آلہٖ و صحبہٖ۔

(دستخطِ خاص حضرت قبلۂ عالمؒ)